بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان ۲۳ ماہ احسان ۱۳۲۱ھ ش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب معہ اہل و عیال بخیریت ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو اب نسبتاً آرام ہے۔ ثم الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت

جلد ۳۰ | ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۱ ھ ش | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۶۱ ھ | ۲۵ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۴۵

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مصرعہ

اور

مہاشہ کرشن صاحب

اخبار "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن صاحب اپنے آپ کو بڑا باخبر سمجھتے ہیں۔ اور بات بات میں اپنے واقفیت کار ہونے کی ڈینگیں مارتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جماعت احمدیہ کے متعلق انہوں نے جب بھی کچھ لکھا اپنی ناواقفیت کا ثبوت دیا۔ ۱۲۔ جون کے "پرتاپ" میں "گھی کے چراغ" کے عنوان سے انہوں نے ایک مضمون لکھا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے

"کسی وقت اپنے ایک مخالف کی موت پر ایک احمدی لیڈر نے کہا تھا ؎

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی"

حالانکہ نہ یہ کسی احمدی لیڈر نے کہا اور نہ کسی مخالف کی موت پر کہا گیا۔ بلکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ کی اس لمبی نظم کا ایک مصرعہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی اولاد کے حق میں دعاؤں اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانات کا ذکر کرتے ہوئے شکر کا اظہار فرمایا ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔ ؎

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے

مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ظاہر ہے۔ کہ یہ مصرعہ جو جلی کر دیا گیا ہے۔ کسی کی موت پر اظہار خوشی کے رنگ میں نہیں کیا گیا۔ بلکہ مخالفین کی ناکامیوں اور نامرادیوں اور اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ مخالفین کے لئے یہ رونے کا مقام ہے۔ اور ہمارے لئے خوشی کا۔ اور کون ہے۔ جو دشمنوں کی ناکامیوں۔ اور اپنی کامیابیوں پر مسرت کا اظہار نہیں کرتا۔ مگر کوئی اسے معیوب قرار نہیں دیتا۔

غرض مہاشہ کرشن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا مصرعہ کے متعلق جو کچھ کہا۔ وہ سراسر غلط ہے۔ آپ نے قطعاً کسی مخالف کی موت پر کبھی اس لئے خوشی کا اظہار نہیں فرمایا۔ کہ وہ مر گیا۔ بلکہ اس کے برخلاف اس سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ مہاشہ کرشن صاحب کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ پنڈت لیکھرام اسلام کا کتنا بڑا دشمن تھا۔ اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ اور اسلام کی صداقت کے نشان کے طور پر اس کی موت کی آپ نے پیشگوئی بھی فرمائی۔ لیکن جب وہ آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق مرا تو اس کی موت نے بھی آپ کے دل میں درد پیدا کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اس وقت اعلان فرمایا:۔

"ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے۔ اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا۔ کہ وہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ میں اس کے لئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا تھا۔ کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا۔ وہ خدا جس کو میں جانتا ہوں۔ اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور خوشی اس بات کی ہے۔ کہ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی" (سراج منیر صفحہ ۲۶)

پیشگوئی کے پورے ہونے پر خوشی کا اظہار کرنا بالکل علیحدہ امر ہے۔ لیکن لیکھرام کی موت آپ کے دل میں درد پیدا کئے بغیر نہ رہی۔ حالانکہ لیکھرام وہ تھا جس نے نہ صرف اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں سخت گستاخیاں کر کے اپنے آپ کو غضب الٰہی کا مورد بنا لیا تھا۔ بلکہ بالمقابل ایک دعا بھی کر رکھی تھی۔ چنانچہ اس نے لکھا تھا "جس طرح میں اور راستی کے برخلاف باتوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی قرآن اور اس کے اصولوں اور تعلیموں کو جو وید کے مخالف ہیں۔ ان کو غلط اور جھوٹا جانتا ہوں۔ لیکن میرا دوسرا فریق مرزا غلام احمد ہے۔ وہ قرآن کو خدا کا کلام جانتا۔ اور اس کی سب تعلیموں کو درست اور صحیح سمجھتا ہے۔ ...... اے پرمیشر ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا"۔

جو شخص اس طرح میدان میں آ کر فیصلہ طلب کرے۔ اور پھر فیصلہ اس کے خلاف صادر ہو۔ اور اس کے مقابل فریق کی بیان کردہ پیشگوئی حرف بحرف صادق ثابت ہو۔ اس کی موت پر درد کا اظہار کرنا یہ محض اسی انسان کا کام تھا۔ جو انک لعلی خلق عظیم کا بروز تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ان حالات میں اگر کوئی آریہ جو اپنے آپ کو بڑا باخبر ایڈیٹر بھی سمجھتا ہو۔ یہ کہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مخالف کی موت پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور اس موقعہ پر یہ کہا۔ کہ ؎

"انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی"

تو یہ اس کی جہالت ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے سے بڑے مخالف کے ساتھ بھی ایسا سلوک کیا جس کی مثال نہیں مل سکتی اور دشمنوں کے مقابلہ میں وہ اخلاق دکھائے۔ جو آپ ہی کا حصہ تھا۔

مبارک وہ جو برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اور اپنے احباب کو بھی یاد دلاتے رہیں کہ سابقون کے دوسرے دور میں شامل ہونے کی تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء ہے آپ اپنے دل کو یہ کہہ کر ہرگز تسلی نہ دیں۔ ابھی وقت بہت ہے۔ آخر میں دے لیں گے۔ کیونکہ یہ نفس کا دھوکا ہے۔ بسا اوقات آخری وقت میں دینے کا ارادہ کرنے والے آخر میں بھی ادا کر لینے کی توفیق نہیں پاتے۔ اور ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس تم دوسروں کے مونہوں کی طرف مت دیکھو۔ تم اپنی زبان کو خدا کی زبان اور اپنے ہاتھوں کو خدا کے ہاتھ سمجھو۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر نازل ہو۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے جس کے ہاتھ کو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ پس ہندوستان اور بیرون ہند اور زمیندار جماعتیں اور ان کے افراد پوری سعی فرمائیں۔ کہ ان کا وعدہ ۳۱ جولائی تک بہر حال سو فی صدی مرکز میں داخل ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) حافظ محمد یعقوب صاحب بیرکھی کی زکی عرصہ سے بیمار ہے (۲) محمد حیات متعلم جماعت ششم تعلیم الاسلام ہائی سکول کی والدہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مقدمہ میں کامیابی اخبار الفضل میں جس مقدمہ میں کامیابی کے لئے میری طرف سے دعا کا اعلان ہو رہا ہے۔ الحمد للہ کہ اس میں احباب کی دعاؤں کی برکت سے ہمیں ڈگری معہ خرچہ مل گئی ہے۔ خانزادہ امیر اللہ خان موضع اسمٰعیلہ ضلع مردان

ایک احمدی کو بہادر کا خطاب ملک معظم کے یوم پیدائش پر فاک رالو کو آرڈر آف برٹش انڈیا سیکنڈ کلاس معہ خطاب "بہادر" کے عطا ہوا ہے جس کا الاؤنس مبلغ ۳۰ روپیہ ماہوار تا حیات ملتا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب خان رسالدار میجر ایم۔ بی۔ ای از کھیوڑ

ڈی ایم کالج موگا میں چونکہ ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی میڈیکل اور نان میڈیکل کے داخلے شروع ہیں۔ اور والدین اپنے بچوں کے متعلق غور کر رہے ہوں گے۔ اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اخراجات کی کفایت اور اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے انہیں اپنے بچے ڈی۔ ایم کالج موگا میں داخل کرنے چاہئیں۔ جو کہ بی۔ اے تک ہے۔ خرچ دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم اور پڑھائی نہایت اچھی ہے۔ احباب اس بارہ میں خط لکھ کر مجھ سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ خاکسار سعید عالمگیر فورتھ ایر سٹوڈنٹ ڈی ایم ڈگری کالج موگا

امتحان میں کامیابی طاہرہ خانم بنت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب قادیان جو اسلامیہ کالج فار گرلز لاہور میں پڑھتی تھیں ایف اے کے امتحان میں ۲۹۲ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ (۲) برادرم محمد عثمان صاحب لکھنوی کے لڑکے محمد یاسین صاحب نے اس سال لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اقتصادیات میں اور ان کی لڑکی مریم صاحبہ نے امتحان بی۔ اے آگرہ یونیورسٹی سے پاس کیا ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے

اعلان نکاح رشید احمد ولد شیخ مراد بخش صاحب قوم خوجہ ساکن قادیان کا نکاح خورشیدہ بیگم صاحبہ بنت شیخ نبی بخش صاحب ساکن ڈیرہ بابا نانک کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۹ ؍ کو مولوی محمد احمد صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار غلام احمد ارشد

ولادت ۱۹ جون صوفی غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام مجد الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور صاحب عمر بنائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تمہیں نعمت وحی سے ہرگز محروم نہیں رکھیگا

"اپنی ہمتیں بلند کرو۔ اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو۔ کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے۔ جو پہلوں کو دی تھیں۔ کیا اس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت مقدس تمہیں عطا نہیں کیا۔ جو آج تک تمہارے قبضہ میں ہے۔ پس اے سست اعتقاد اور کمزور ہمتو۔ کیا تمہیں یہ خیال ہے۔ کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہیں قائم مقام کر دیا۔ مگر روحانی طور پر تمہیں قائم مقام نہ کر سکا۔ بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے۔ خدا نے ان کے روحانی و جسمانی متاع و مال کا تمہیں وارث بنایا۔ مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہو گا۔ جب تک کہ قیامت آ جائے۔ خدا تمہیں نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا۔ وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو پہلوں کو دی گئیں۔ لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا۔ اور کہے گا۔ کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی۔ حالانکہ نہیں نازل ہوئی۔ اور یا کہے گا۔ کہ مجھے شرف مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا۔ حالانکہ نہیں نصیب ہوا۔ تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ہلاک کیا جائے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا۔ اور فریب کیا۔ اور سخت بے باکی کی۔ اور شوخی ظاہر کی۔ سو تم اس مکان میں ڈرو۔ لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹی خوابیں بناتے ہیں۔ اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعویٰ کرتے ہیں گویا وہ دل میں خیال کرتے ہیں کہ خدا نہیں۔ پر خدا کا عقاب انہیں سخت پکڑے گا۔ اور ان کا برا دن ان سے مل نہیں سکتا"

(کشتی نوح ۵۶، ۵۷)

ایک مکان کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک

علاقہ گھٹیالیاں میں ایک دینیات کا مدرسہ قائم ہے۔ لیکن مدرس صاحب کے لئے مکان کا انتظام نہیں ہے۔ مدرسے کی عمارت کے لئے اردگرد کے علاقہ سے احمدی آبادی نے لگاتار چندے بھی دیئے ہیں۔ اور ۱۵، ۱۶ گھماؤں اراضی بھی مدرسہ کے لئے وقف کر دی ہے۔ لیکن مدرس کے مکان کے لئے اب تک انتظام نہیں ہوا اس وقت قرض لے کر چندہ کے کوٹھے میں مکان تیار ہوا ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے امیر صاحب علاقہ کو ضلع سیالکوٹ کے علاوہ ضلع گوجرانوالہ، گجرات، شیخوپورہ، اور سرگودہا کی جماعتوں سے بھی چندہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے

احباب سے التماس ہے کہ گھٹیالیاں کے علاقہ کے احمدیوں کی اس قدر قربانی کو دیکھتے ہوئے وہاں کے مدرسے کی امداد کے طور پر مدرس کے مکان میں حسب استطاعت چندہ دینے میں دریغ نہ فرمائیں۔ دیہاتی آبادی کے متفاد ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اور ایک علاقہ میں دینی تعلیم کا اچھا انتظام ہو جانا دوسرے دیہات کے لئے بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ ضرور فائدہ رساں ہوتا ہے۔ امید ہے کہ ذی مقدور احباب اس چندے میں دلی شوق اور ہمدردی سے حصہ لیں گے۔ اس مکان کے لئے مبلغ چھ صد روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درس الحدیث ـــــــــــ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

نجات کے متعلق اسلامی نظریہ

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے جب دُنیا پیدا کی۔ تو اس نے ایک نوشتہ لکھ کر عرش پر لٹکا لی۔ اور اس تحریر کے ذریعہ اس نے اپنی پاک ذات پر یہ پابندی لگا لی۔ کہ ان رحمتی تغلب غضبی۔ میرا رحم میرے غضب پر غالب ہوگا۔ فرمایا۔ دیکھو۔ دُنیا کی حکومتیں اپنے لئے کچھ قانون بناتی ہیں۔ اور پھر ان کی پابندی کرتی ہیں۔ اسی طرح اُس احکم الحاکمین نے بھی بعض باتیں اپنی پاک ذات پر واجب کر لیں۔ جن کی وُہ پابندی کرتا ہے مثلاً یہی کہ حرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہم نے یہ اپنے اُوپر واجب کر لیا ہے کہ جس بستی کو ہلاک کر دیا۔ وُہ دوبارہ اس دُنیا میں نہیں لوٹ سکتی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن وُہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ فعل اس کی طاقت سے باہر نہیں ہے۔ اور نہ اس کی کسی پاک صفت کے خلاف ہے۔ مگر چونکہ اس نے اس دُنیا کے لئے اپنے اوپر یہ پابندی لگا لی ہے۔ کہ وُہ مردوں کو اس دُنیا میں زندہ نہیں کرے گا۔ اس لئے وُہ ایسا نہیں کرتا۔ اسی طرح ایک پابندی یہ ہے۔ کہ ان رحمتی تغلب غضبی۔ یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

فرمایا۔ دیکھو خدا کا عذاب صرف گنہگار اور مجرم کو ہی پہونچتا ہے۔ مگر اس کی رحمت گناہ گار اور بے گناہ دونوں پر حاوی ہے۔ وُہ مالک ہے۔ چاہے۔ تو گنہگار کو بھی معاف کر دے۔ لیکن اس کے برعکس وُہ کسی بے گناہ کو سزا نہیں دیتا۔ کیونکہ یہ اس کے عدل کے خلاف ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے۔ کہ آخرت کا عذاب یعنی دوزخ منقطع اور محدود ہے۔ اور بہشت غیر منقطع اور دائمی۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خدا کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ یہ تو تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب دوزخ اور بہشت اکٹھے شروع ہوں۔ مگر کچھ مدت کے بعد (خواہ وُہ مدت کتنی ہی لمبی ہو) دوزخ پیچھے رہ جائے۔ اور بہشت چلتا چلا جائے۔ اور یہی صحیح بات ہے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون اس طرح بیان ہوا ہے۔ کہ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد و نسیم الصبا تحرک ابوابھا یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ وُہ مکینوں سے بالکل خالی ہو جائے گا حتیٰ کہ جہنم کے داروغہ بھی کام ختم ہو جانے کی وجہ سے چلے جائیں گے۔ و نسیم الصبا تحرک ابوابھا۔ خدا کی رحمت کی ہوا اس کے دروازے کھٹکھٹائے گی مگر اندر کوئی نہ ہوگا۔ جو دروازے کھولے جہنم اس وقت بالکل ایک اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہوگا۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جتنے مذاہب ہیں۔ وُہ نجات کے عقیدہ میں اسلام سے اختلاف رکھتے ہیں۔ یہودی عیسائی۔ حتیٰ کہ غیر احمدی سب اس بات میں متفق ہیں۔ کہ خدا کا عذاب اور اس کا ثواب دونوں غیر محدود ہیں۔ آریہ کہتے ہیں۔ کہ خدا کا عذاب بھی منقطع اور محدود ہے۔ اور اس کا انعام بھی۔ ان کے عقیدہ کے مطابق نیک اور پاک رُوحوں کو کچھ عرصہ تک مکتی خانہ میں رکھا جائے گا۔ پھر انہیں دُنیا میں بھیج دیا جائے گا۔ اور نئے سرے سے ان کا امتحان شروع ہوگا۔ لیکن صرف احمدی جماعت ہی دُنیا میں ایسی جماعت ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ کہ خدا کا عذاب تو بے شک منقطع ہے۔ لیکن بہشت منقطع نہیں۔ بلکہ دائمی ہے۔ اپنے اس عقیدہ کے صحیح ہونے پر میں ایک عقلی دلیل بیان کرتا ہُوں۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ دُنیا میں بعض فعل ایسے ہوتے ہیں۔ جو صرف فاعل تک محدُود ہوتے ہیں۔ یعنی ان کا تعلق صرف فاعل تک کے ساتھ ہوتا ہے۔ مگر بعض افعال ایسے ہیں۔ جو دو شخصوں یعنی فاعل اور مفعول کے درمیان واقعہ ہوتے ہیں۔ مثلاً جزاء اور سزا دینے کا فعل ہے۔ یہ دو وجودوں کے درمیان مشترک ہے۔ ایک جزا یا سزا دینے والا یعنی اللہ اور ایک جزا یا سزا قبول کرنے والا یعنی بندہ دُوسرے مذاہب نے یہ غلطی کی ہے۔ کہ کسی نے صرف اللہ کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کسی نے صرف بندہ کو۔ مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں نے اللہ تعالےٰ کے متعلق دیکھا۔ کہ اس کی ذات صفات افعال سب غیر محدُود ہیں۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ خدا کی سزا بھی غیر محدُود اور نہ ختم ہونے والی ہے۔ اور جزاء بھی غیر محدُود اور دائمی ہے۔ یہی غلطی غیر احمدیوں نے کی ہے۔ آریوں نے ان کے برعکس صرف انسان کو دیکھا۔ کہ وُہ محدُود ہے۔ اس کے اعمال محدود ہیں۔ اس لئے اس کو سزا اور جزاء بھی محدُود ملنی چاہیئے لیکن ہمارا نظریہ یہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ سزا اور جزاء کے معاملہ میں خدا اور بندہ دونوں کی حیثیتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ سزا کے وقت خدا کے غیر محدود ہونے کو نہ دیکھو۔ بلکہ اپنے آپ کو دیکھو۔ کہ کیا تم غیر محدود سزا برداشت کر سکتے ہو۔ یا نہیں۔ اسی طرح بدلہ دیتے وقت انسان کے محدود اعمال کو نہ دیکھو۔ بلکہ بدلہ دینے والے کی شان کو دیکھو۔ کہ وُہ غیر محدود ہے۔ اس لئے اس کا انعام بھی غیر محدود ہونا چاہیئے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نجات کو ہم محض کسی استحقاق یا اپنے اعمال کے بدلہ میں نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو خدا تعالےٰ کا ایک فضل یقین کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں جنتیوں کا ایک قول بیان ہُوا ہے۔ کہ وُہ کہیں گے۔ الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ۔ سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے ہم کو جنت دی ہے جو ہمارے کسی استحقاق کی وجہ سے نہیں ملی۔ بلکہ محض اس کے فضل اور احسان کی وجہ سے ملی ہے۔

پس صحیح فطری مذہب وُہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بہشت غیر محدود اور دوزخ جو ایک سزا ہے محدود اور منقطع ہے۔ پس اگر دوزخ کو غیر منقطع سمجھا جائے۔ جیسا کہ غیر احمدی سمجھتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا۔ کہ ان رحمتی تغلب غضبی صحیح ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کچھ فرمایا وُہی صحیح ہے۔

عبد الکریم شرما۔

اپنی صحت کو برقرار رکھنا بھی خدمتِ خلق ہے

صحت ہے، تو جہان ہے۔ پس اگر آپ روزانہ مسواک کریں گے۔ تو آپ کی صحت قائم رہیگی۔ اگر آپ روزانہ نہائیں گے۔ تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ روزانہ سیر و ورزش کریں گے تو آپ میں چستی اور پھرتی پیدا ہوگی۔ اور آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ وقت پر بھوک کے مطابق کی خوراک کھائیں گے۔ تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ سادہ اور ایک کھانے پر کفایت کریں گے۔ تو آپکی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ قبض سے بچیں گے۔ اور وقت پر قضائے حاجت کیلئے "جنگل" جائیں گے۔ تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ صاف لباس اور ستھری بود وباش رکھیں گے۔ تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ بد عادات اور گندے اخلاق سے بچیں گے تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ فحش لٹریچر اور مخرب اخلاق ناولوں اور فلموں سے بچیں گے تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اگر آپ ہر حالت میں اپنے مولیٰ پر توکل کریں گے۔ تو آپ کی صحت قائم رہے گی۔ اور جب آپکی صحت قائم ہے۔ تو آپ مخلوق خدا کی خدمت بھی کر سکیں گے۔ خاکسار ملک سیف الرحمن مہتمم خدمت خلق۔

مسیح محمدی کے افنا و احیاء سے کیا مراد ہے

اہلحدیث ۱۹ جون میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں روئے سخن تو مرزا حسین علی صاحب بانی بہائی مذہب کی طرف ہے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب حسب معمول ایک چوٹ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت پر بھی کر گئے ہیں۔ جس کا صحیح مطلب بیان کرنا ضروری ہے۔ مولوی صاحب موصوف کو ابتداہی میں متنبہ کر دیا گیا تھا۔ کہ مرزا حسین علی صاحب کا دعوےٰ نبوت کا نہیں بلکہ الوہیت کا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق اہل بہا کی مسلمہ کتب کے حوالے دیئے گئے۔ اور خود اہل بہا کے علما و مبلغین نے بھی کئی مرتبہ مولوی صاحب سے کہا ہے مگر آپ ہیں کہ پھر بھی ان کے بانی مذہب کو بانی نبوت لکھے جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی اعتراض ان کے عقائد پر کرتے ہیں۔ یا کسی اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ تو پورے طور پر اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ مضمون زیر نظر میں بھی بہائی مضمون نگار کے جن حوالجات کو نقل کیا ہے۔ ان میں "میں تمہارے درمیان سیر کرونگا اور تمہارا خدا ہوں گا" (۲) تو یہ ہمارا خدا ہے ہم اس کی راہ تکتے تھے "(۳)" وہ ان کے ساتھ خیمہ کرے گا اور ان کا خدا ہوگا"۔ یہ فقرات موجود ہیں اور پیام بردہلی نے اسے ظہور الہٰی قرار دیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جب مرزا حسین علی صاحب کو شیخ بہاء اللہ لکھتے ہیں تو اس کی الوہیت کا من وجہ اقرار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ مرزا موصوف کو بہاء اللہ بائیبل کی ایک پیشگوئی کے ماتحت کہا جاتا ہے۔ اور اسے عام کرنے کے لئے بجائے نام کے استعمال شروع کر دیا۔ تا کہہ سکیں۔ کہ خلقت خود بخود ان کو بہاء اللہ تسلیم کرتی جارہی ہے۔ خیر اسی ضمن میں ایڈیٹر اہلحدیث نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۳ سے نقل کی ہے کہ مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی قوت دی گئی ہے"۔ اور لکھا ہے کہ "سلسلہ انبیا میں کسی نے وہ دعوےٰ نہیں کیا" حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی فرماتے ہیں۔ جو دیگر انبیاء کرام نے فرمایا۔ اور آپ کے ارشاد کا مطلب اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ جو انبیاء سابق کا ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ اسی خطبہ الہامیہ میں جہاں آپ نے یہ فرمایا واعطیت صفتہ الافناء والاحیاء من الرب الفعّال وہاں لِأُبيد به شرّ الشرك المواج فرما کر اس افنا و اہلاک کی تشریح کی کہ شرک کی بیخ کنی افناء سے مراد ہے۔ اور لِأُعيد به صلاح التوحيد المفقود من الالسن والقلوب والاقوال والافعال فرما کر بتایا۔ کہ توحید جو زبانوں اور دلوں اور اقوال و افعال سے مفقود ہو چکی ہے۔ اس کے دوبارہ رواج دینے اور زندہ کرنے کا نام احیاء ہے۔ پھر آپ نے ارشاد کیا وامرت ان اقتل خنازير الافساد والالحاد والاضلال .... وقتلى هذا بحربة سماويه لا بالسيوف والنبال یعنی خنازیر فساد و الحاد و گمراہی کا قتل مراد ہے۔ اور یہ قتل بھی حربہ سماویہ سے ہے نہ کہ تلوار و نیزہ سے۔ پھر فرماتے ہیں وبيدى حربة ابيد بها عادات الظلم والذنوب وفى اخرى شربة اعيد بها حياة القلوب فاس للافناء وانفاس للاحياء۔ یعنی میرے ایک ہاتھ میں ایسا حربہ ہے۔ کہ اس سے ظلم و ذنوب کی عادات برباد کرتا ہوں۔ اور دوسرے ہاتھ میں وہ جام زندگی ہے جس کے پلانے سے قلوب کو زندگی ملتی ہے۔

اب بتلایئے اس میں کونسا انوکھا دعوےٰ ہے۔ تمام ماموران الہٰی کا یہی کام تھا۔ ہم تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے احیاء موتےٰ سے بھی یہی مراد لیتے ہیں۔ اگر وہاں باذن اللّٰه آیا ہے۔ تو یہاں بھی من الرب الفعّال موجود ہے۔ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین علیہ صلوٰۃ اللہ رب العالمین کے بارے میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم (پارہ ۹ رکوع ۱۷) جب خدا کا رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے پس یہی وہ احیاء ہے جس کا تمام مرسلان الہٰی کو دعوےٰ تھا۔ اور یہی دعوےٰ خدا کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔ امام مہدی اور آخری زمانے کے لئے تو يهلك الملل كلها الا الاسلام خاص نشان کے طور پر وارد حدیث ہے۔ اور یہ سب کچھ اس کے ہاتھ سے دلائل رحمانیہ و براہین روحانیہ کے ذریعے ہوگا۔ ليهلك من هلك عن بينة ويحيٰى من حيّ عن بينة (پارہ ۱۰ رکوع ۱) حضرت علامہ نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک دفعہ بتلایا۔ کہ باطل کی نشانی یہ ہے۔ کہ اس کے لئے حق میں جھوٹ ملانا پڑتا ہے۔ چنانچہ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ کہ احمدیت پر جب کوئی اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو اس عقیدہ پر براہ راست نہیں کیا جاتا جو ہمارا ہے۔ بلکہ ہماری طرف وہ بات منسوب کی جاتی ہے۔ جس کے تمام یا اس کے کچھ حصے کے ہم قائل نہیں۔ چنانچہ اسی اعتراض میں دیکھ لیجئے۔ نہ احمدیوں میں سے کوئی اس بات کا قائل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں الوہیت کی صفت تھی۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی مانند مارتے اور جلاتے تھے۔ نہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ دعوےٰ کبھی ہوا۔ بلکہ خود معترض کو شکوہ ہے۔ کہ ہم احمدی حضرت عیسےٰ کے مردے زندے کرنے کے قائل نہیں۔ ان معنوں میں جنہیں یہ مسلمان کہلانے والے مانتے ہیں۔ پس اعطیت صفتہ الافنا والاحیاء من الرب الفعّال کے وہ معنی نہیں کئے جائینگے جن کے ہم قائل نہیں۔ آپنے خود اس مضمون میں لکھا ہے۔ علماء علم کلام کا مسلمہ ہے تاویل القول بما لا یرضیٰ۔ [illegible] نہیں۔ اکمل عفا اللہ عنہ از قادیان

بچوں کی تربیت کے متعلق والدین کی ذمہ داری

حدیث شریف میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ کہ تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے۔ اور اپنے اہل وعیال کی زندگی کا ذمہ وار ہے۔ اس حدیث کی رو سے بچوں کی اخلاقی اور دینی نگرانی والدین کا فرض ہے۔ مگر ان کی امداد کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ماتحت ایک دو مربیان اطفال مقرر ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مربیان اطفال کی تعداد اتنی زیادہ نہیں۔ کہ وہ والدین کی مدد کے بغیر ہر جگہ ہر بچہ کو خود مسجد میں نماز کے لئے لاسکیں۔ اس لئے بچوں کے والدین سے گزارش ہے۔ کہ ارشاد نبوی صلعم کی تعمیل میں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ کی روشنی میں ہر نماز میں اپنے بچوں کو ہمراہ مسجد میں لانے کا اہتمام فرمائیں۔

والدین کے تعاون کے بغیر مربی اصحاب بچوں کی پوری طرح اخلاقی نگرانی سے قاصر ہیں۔ اس لئے بچوں کے والدین سے التماس ہے کہ بچوں کو ابھی سے اسلامی تعلیم سے واقف کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں۔ اور بچوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کے لئے مربی اصحاب سے پوری طرح تعاون فرمائیں۔ کیونکہ وہ دراصل والدین ہی کا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اور رضاکارانہ طور پر اپنے فرائض بجالا رہے ہوتے ہیں۔

نیز والدین اصحاب سے یہ بھی گزارش ہے۔ کہ اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ ان کے بچے بے فائدہ گلیوں میں نہ پھریں۔ یا فارغ بیٹھے گپیں نہ ہانکیں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ان باتوں پر احباب کرام ضرور عمل فرمائیں گے۔ تا مربیان اطفال کو گوناگوں فرائض کی سرانجام دہی میں آسانی ہو۔ جزاهم الله احسن الجزاء

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسلمانانِ چین کے نمائندہ کا خطاب مسلمانانِ ہند سے

ناظرین کو معلوم ہے کہ کچھ دنوں سے چینی مسلمانوں کے رہنما اور چینی نیشنل اسلامک سالویشن فیڈریشن کے نمائندے مسٹر عثمان وو ہندوستان میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تاکہ ہندوستانی مسلمانوں کے حالات معلوم کریں۔ اور مسلمانانِ چین کے حالات انہیں سنائیں تاکہ آپس میں رابطہ اتحاد و محبت پیدا ہو۔ اور وہ بیگانگت جو صدیوں سے چلی آرہی ہے اٹھ جائے۔ صاحب موصوف نے ایک جلسہ میں جو مسلمانانِ بمبئی نے آپ کے اعزاز میں منعقد کیا۔ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے اور میں اُسے ایک بڑا اعزاز سمجھتا ہوں۔ کہ بمبئی کے مسلمانوں سے ملوں۔ مسٹر عثمان نے اسلامک فیڈریشن اور اس کے صدر جنرل عمر پائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس جماعت نے مجھے نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ کہ میں آپکو چین کے مسلمانوں کا حال بتاؤں۔ اور آپ سے مل کر ۵ کروڑ چینی مسلمانوں کا سلام پہنچاؤں۔ چینی مسلمان دنیا بھر کے مسلمانوں کا حال جاننے کے مشتاق ہیں۔ اور خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں کا حال جاننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستانی مسلمان اُن کے قریب ترین ہمسایہ ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ گذشتہ زمانے میں ہم ایک دوسرے سے بہت کم تعلقات رکھ سکے۔ اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے چینی مسلمانوں نے مجھے بھیجا ہے۔ اور میں آپ کی خدمت میں ان کی دلی ہمدردیاں پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس کی بھی خوشی ہے۔ کہ میں بقدرِ اجمال آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

چین میں اسلام پہنچنے کی تاریخ ینگ ہوئی۔ خاندان کی حکومت کے دوسرے سال (مطابق ۶۵۱ء) سے شروع ہوئی ہے۔ یہ خلیفہ سوم کا زمانہ تھا۔ انہوں نے ایک سفیر بھیجا۔ جسے اس شہنشاہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس وقت سے ۱۲۶۳ء تک مسلمان تاجر آکر سرحدی شہروں اور ساحلی مقامات پر بستے گئے۔ مگر ان لوگوں نے بہت عیاشانہ اور امیرانہ زندگی گزاری۔ اور تبلیغ کا کام نہ کیا۔ اس زمانے کے بعد چین میں مسلمانوں کے لئے شاندار ترین دور آیا۔ یان اور منگ خاندان کے زمانہ (۱۲۶۴ء سے ۱۶۴۳ء تک) میں چین کی تاریخ میں مسلمانوں کا نام اور ان کے کارنامے یادگار رہیں۔ لیکن اس کے بعد مسلمانوں کے لئے چین کی تاریخ کا تاریک ترین دور آیا۔ اس تاریخی دور کا خاتمہ مشہور چینی رہنما اور مفکر سن یت سین کے وقت یعنی ۱۹۱۱ء میں ہوا۔ تاریک دور میں مسلمان بالکل تباہ کر دیئے گئے۔ بہت سے قتل کر دیئے گئے۔ زمینیں چھین لی گئیں۔ مال و متاع میں آگ لگا دی گئی۔

۱۹۱۱ء میں ڈاکٹر سن یت سین نے مانچو حکومت کا خاتمہ کر کے ایک جمہوریہ قائم کی۔ اس وقت سے ایک نیا زمانہ نئی زندگی اور نئی ترقی چینی مسلمانوں کو بھی حاصل ہوئی۔ چنانچہ اب چینی مسلمانوں میں کافی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور اب وہ اپنے نقائص کا احساس کرنے لگے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اپنی کمزوریوں کا احساس ہی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ اور پھر وہ کوشش شروع ہوتی ہے جس سے شاندار ماضی شاندار مستقبل بن کر واپس آسکے۔

۱۹۳۷ء میں جاپانی حملے کے بعد سے چینی مسلمانوں نے اور زیادہ ترقی کر لی ہے۔ اور اب سارے ملک میں جماعتیں بن گئی ہیں۔ اور سارے ملک کی سب سے بڑی اسلامی جماعت نیشنل اسلامک سالویشن فیڈریشن کے نام سے موجود ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم نئی بنیادوں [illegible]منظم ہو رہی ہے۔ چنانچہ چینی مسلمانوں نے دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے تعلقات پیدا کرنے۔ ان کے معاملات کو سمجھنے کے لئے نہ صرف نمائندے بھیجنا شروع کئے۔ بلکہ طالبعلم بھی بھیجے ہیں۔ کہ وہ دوسرے ممالک میں جا کر اسلامی تعلیم نیز دوسری معلومات بھی حاصل کریں۔ اسلامی ادب کے تراجم چینی زبان میں کئے جا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے رسائل و اخبارات بھی بڑے بڑے چینی شہروں میں چھپنے لگے ہیں۔ لیکن چینی مسلمانوں کا سب سے بڑا کارنامہ جاپانیوں کے خلاف جنگ میں اپنے ملک کے دفاع کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کرنا ہے۔ چین میں مسلمانوں کا کوئی ذہین آدمی اور مفکر جاپان کے مقبوضہ علاقہ میں نہیں ہے۔ بلکہ سب چنگنگ میں جمع ہیں۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ جاپان ظالم اور حملہ آور ہے۔ اور حملہ آور کے خلاف لڑنا صحیح قرآنی تعلیم کے مطابق ہے۔ ہم جاپان سے اس لئے لڑ رہے ہیں۔ کہ ہم اپنی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم خدا کے بتائے ہوئے راستے میں نہ صرف لڑنے۔ بلکہ اپنی جان دینے کے لئے تیار ہیں۔

اب چند باتیں انتباہ کے طور پر کہنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے کہ آپ ان کو خیالی اور فرضی محسوس کریں۔ میں پوری دلی سچائی کے ساتھ آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ جھوٹے جاپانی نعروں "ایشیاء ایشیاء والوں کے لئے ہے" وغیرہ سے آگاہ رہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اس طرح کے نعروں کا کیا مطلب ہے کیونکہ ایشیاء ایشیاء والوں کے اصلی معنے ہیں۔ "ایشیاء جاپانیوں کے لئے ہے" اگر جاپان جیت گیا (ہم کو یقین ہے کہ کبھی نہ جیتے گا) تو یقین مانئے۔ کہ جاپان کے علاوہ اس ایشیاء میں کسی قوم کے لئے بھی کوئی جگہ نہ ہو گی۔

چینی عوام کی جو حالت کوریا اور نام نہاد "مانچوکو ریاست" میں ہے۔ وہ میرے اس بیان کا کافی ثبوت ہے۔ میں پھر آپ سے اپیل کروں گا۔ کہ آپ اسی طرح کے دوسرے نعروں "نیا نظام دنیا" سے متاثر نہ ہوں۔ جاپانی مقبوضہ علاقوں میں انتہائی مصائب اور تباہی و بربادی کے جو نمونے چین نے دیکھے ہیں ان سے سبق لینا چاہئے۔ میں ایک سکینڈ کے لئے بھی نہیں مان سکتا۔ کہ فاتح جاپان مفتوح قوموں کو ایک لمحہ کے لئے بھی سکون مہیا کرے گا۔

میں آپ سے انسانیت اور پانچ کروڑ چینی مسلمانوں کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ اس کچھ نہ کرنے کی پالیسی کو چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ کا یہ طرزِ عمل جاپان کی مدد کرے گا۔ اور اس سے وہ کافی خوش ہے کامیابی کا انحصار خود انسان کے عمل پر ہے اور یہی سبب ہے۔ کہ ہم چینی پانچ سال سے برابر لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ آخری کامیابی ہماری ہو گی۔ ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ کہ یہ جنگ کتنے دن چلے گی۔ اور کیا کیا مصائب و تکالیف پیش آئیں گی۔

تقریر ختم کرنے سے پہلے میں مختصراً جاپانی مسلمانوں کا بھی تذکرہ کر دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ جاپانی مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں جو غلط فہمی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ جاپان میں چالیس سے زیادہ مسلمان نہیں ہیں۔ اور ان میں سے بھی بہتوں نے اسلام مذہبی اعتقاد کے بجائے سیاسی مصلحت سے قبول کیا ہے۔ اگرچہ انہوں نے دو مسجدیں بھی بنا لی ہیں۔ مگر وہ زیادہ تر خالی رہتی ہیں۔ کیونکہ وہاں مسلمان ہی نہیں کہ نماز پڑھیں۔

آخر میں دوبارہ میں کہوں گا۔ کہ چینی مسلمان کامیابی، ترقی اور فتح کے یقین کے ساتھ مصائب تکالیف اور آزمائش کے نازک زمانے سے گزر رہے ہیں۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ خدا ہماری کوششوں کا انعام دے گا۔ میں پھر آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ ہماری طرف آجائیے اور ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر جبکہ جنگ آپ کے دروازے تک آگئی ہے اس جنگ کو لڑئیے۔ اور جاپانیوں کے ظالمانہ حملے پر جنہوں نے ہمارے ملک کے صلح پسند لوگوں پر جہنم کے کرتے چھوڑ دیئے ہیں مکمل اور متوبرہ فتح حاصل کیجئے۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے متعلق ایک عدالت کے تازہ ریمارکس

ایک دیدہ دلیر کذب طراز

ذیل میں ایک فیصلہ کے اقتباس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو جناب مخدوم غلام محی الدین صاحب جیلانی مجسٹریٹ درجہ اول سیالکوٹ نے ایک مقدمہ بعنوان خواجہ عبداللطیف بنام تاج دین زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند (ازالہ حیثیت عرفی) میں چند دن ہوئے کیا۔ اس مقدمہ میں مولوی محمد ابراہیم صاحب اہل حدیث سیالکوٹی جو سلسلہ احمدیہ کے مشہور مخالف ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے دست راست صفائی کے گواہ گذرے تھے۔ ملزم تاج دین مولوی صاحب کا پرانا مرید اور ان کے حلقہ بگوشوں میں نمبر اول تھا۔ باوجودیکہ آپ اس کی طرف سے اسی کی صفائی کے لئے گواہ پیش ہوئے پھر بھی نہ صرف اس کے خلاف شہادت دی۔ بلکہ جو شہادت دی۔ وہ سراسر جھوٹ تھی۔ جس کا ذکر قابل مجسٹریٹ نے خاص طور پر فیصلہ مقدمہ کے اختتام سے پہلے کرنا نہایت ضروری سمجھا۔ جیسا کہ خود اُن کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے۔

ناظرین یہ فیصلہ پڑھیں اور دیکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام انی مہین من اراد اھانتک مولوی ابراہیم صاحب کے متعلق بھی کس خوبی سے پورا ہوا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

خاکسار روشن دین تنویر وکیل سیالکوٹی

مجسٹریٹ صاحب موصوف اپنے فیصلہ میں لکھتے ہیں:-

میں اپنے آپ پر مولوی محمد ابراہیم (سیالکوٹی) گواہ صفائی ع ۱۳ کی شہادت پر رائے زنی کئے بغیر اس فیصلہ کو بند کرنے کے لئے غالب نہیں آسکتا۔ اس نے عجیب وغریب بیان دیا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ایک ہے۔ جن کے پاس ملزم مسمات غلام فاطمہ کی بے دخلی کے معاملہ میں پہنچا تھا۔ ملزم نے عرصہ نو ماہ کا ہؤا۔ ایک تحریری درخواست سٹی انسپکٹر صاحب کو مسمات غلام فاطمہ کی بے دخلی کے لئے دی تھی۔ اس میں مستغیث کے خلاف اتہام لگائے گئے تھے۔ جب یہ درخواست سٹی انسپکٹر کو دی گئی۔ اتفاقاً مولوی صاحب بھی موجود تھے۔ ملزم مذہباً ان مولوی صاحب کا پیرو ہے۔ سٹی انسپکٹر صاحب بالاثبات بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے خود وہ درخواست مولوی صاحب کے حوالے کی اور کہا کہ وہ اپنے اثر سے (پروفیسر) عبداللطیف اور تاج دین میں مصالحت کرا دیں۔ مولوی صاحب نے پروفیسر صاحب کو بلایا۔ اور مکان خالی کرنے پر رضامند کر لیا۔ مسماۃ غلام فاطمہ نے مکان خالی کر دیا۔ ملزم نے مکان کے خالی ہونے کی اطلاع مولوی صاحب کو دی۔ اور اس فتنہ (غلام فاطمہ) کے نکلنے پر مبارک باد دی اب میرے روبرو مولوی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ درخواست وہ نہیں لے گئے تھے۔ اور کہ سٹی انسپکٹر اور ان کے اور ملزم کے درمیان مضمون درخواست کے متعلق کوئی تذکرہ نہیں ہؤا۔ اس کے علاوہ وہ کہتے ہیں۔ کہ انہیں فریق ثانی کا جس کے خلاف درخواست تھی کوئی علم نہ تھا۔ مولوی صاحب درخواست کو ٹرپ کر گئے ہیں۔ اور اس بات کے لئے کہ کہیں غلام فاطمہ کا نام ان کے لبوں سے نہ نکل جائے۔ بہت تکلف کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے خواجہ عبداللطیف کو بطور فریق مستغاث الیہ طلب نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے اثر کو استعمال میں لائیں۔ مگر خواجہ عبداللطیف نے اس کذب کو مولوی صاحب کے مونہہ پر دے مارا ہے اور مزید جرح میں تسلیم کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس کو غلام فاطمہ کی بے دخلی کے لئے درخواست کی تھی۔

گویا مولوی صاحب کو اسی فریق نے جس کے بچانے کی انہوں نے انتہائی کوشش کی مطعون ٹھیرایا ہے۔ سٹی انسپکٹر کا بیان فتنہ (غلام فاطمہ) کے نکلنے پر ملزم کی مبارک باد اور خود مستغیث کا بیان (تینوں ملکر) یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب نے صداقت کو دبایا ہے یا تو مولوی مستغیث سے ڈرتا ہے۔ یا پھر اس معاملہ میں واسطہ دار ہے۔ دونو چھ سال مقامی میونسپلٹی کے ممبر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں اس سے بڑھ کر دور از قیاس بیان میرے تصور سے بالاتر ہے۔

اس کی (مولوی ابراہیم کی) شہادت علی الوجہ لغو ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ ایک دیدہ دلیر کذب طراز ہے۔ اور یہاں علی الاعلان عدالت کو دھوکا دینے کی نیت سے آیا تھا۔ لیکن وہ منوا دینے والا کذب طراز نہیں۔ اس نے اپنے تئیں بے وقوف بنایا ہے مجھے وہ ایک چالاک ذہین آدمی نظر آتا ہے جو انگریزی جانتا ہے۔ بیوقوفی کو تو میں برداشت کر سکتا ہوں۔ مگر بددیانتی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اول الذکر فطری ہے۔ مگر آخر الذکر انسان کی ایجاد۔"

اسلام میں مذہب اور اسکی اشاعت کے متعلق آزادی

امیر جماعت احمدیہ کھاریاں نے نظارت امور عامہ سے دریافت کیا ہے۔ کہ حاجی احمد خان صاحب ایاز۔ غلام محمد صاحب لاہوری مدعی مصلح موعود کی بیعت میں داخل ہو کر مرتد ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنے خیالات کی اشاعت کرتے ہیں مقامی جماعت کو اس سے روکا گیا۔ بعض افراد ان کی باتیں سنتے ہیں۔ لہذا اُن کے ساتھ مقاطعہ کیا جائے یا نہ۔ یہ رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش ہوئی۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ مذہب اور اس کی اشاعت کے بارہ میں کوئی پابندی عائد نہیں کی جا سکتی۔ حاجی احمد خان صاحب ایاز نے خود ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ ان کا جماعت سے تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ اور وہ سلسلہ کے نظام کے ماتحت نہیں ہیں۔ اس لئے اُن کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ کہ اس طرح تبدیلی عقیدہ یا اشاعت عقیدہ کی وجہ سے کوئی تعزیری کارروائی کی جائے۔ خدا تعالےٰ نے ہر شخص کو آزادی دی ہے کہ وہ اپنی عقل و فکر سے کام لیتے ہوئے اپنے عقیدہ کو تبدیل کرے یا اس کی اشاعت کرے۔ مذہبی آزادی کے متعلق یہ مخصوص ہدایت جو اسلام نے دی ہے۔ اس میں مطلوبہ تعزیری کارروائی کرنا اس تعلیم کے بالکل مخالف ہے۔ محض ارتداد کی وجہ سے مقاطعہ وغیرہ کی سزا کا مطالبہ ناجائز ہے۔

لہذا احباب کی آگاہی کے لئے حضور کا یہ ارشاد اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔ تا کوئی جماعت یا فرد غلطی سے یہ نہ سمجھ لے کہ محض ارتداد کی وجہ سے کسی کے ساتھ مقاطعہ یا ایسا طریق اختیار کرنا جائز ہے جس سے اس کے عقیدہ کے متعلق دباؤ ڈالنا متصور ہو۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

فہرست عہدہ داران لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ کے عہدہ داران کا انتخاب ہر تین سال بعد ہوتا ہے۔ اس سال جو عہدہ داران منتخب ہوئے ہیں۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

پریذیڈنٹ حضرت ام مرزا طاہر احمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ حضرت ام مرزا مظفر احمد صاحب
جنرل سکریٹری مریم صدیقہ
نائب جنرل سکریٹری بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب
منتظمہ مال استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
" نمائش صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ
نائبہ منتظمہ نمائش مسعودہ بیگم صاحبہ
منتظمہ لائبریری محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

محلہ دارالرحمت
پریذیڈنٹ محترمہ نواب بیگم صاحبہ
سکرٹری محترمہ سکینہ خانم صاحبہ

محلہ ناصر آباد
پریذیڈنٹ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری " صادقہ بیگم صاحبہ

محلہ دارالانوار
پریذیڈنٹ محترمہ اہلیہ چوہدری ابوالہاشم صاحب
سکرٹری " نور احمد صاحب

محلہ دارالبرکات شرقی عــ۱
پریذیڈنٹ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ
سکرٹری " عائشہ بیگم صاحبہ

محلہ دارالبرکات شرقی عــ۲
پریذیڈنٹ محترمہ اہلیہ مرزا عبدالغنی صاحب
سکرٹری " بشیرہ بیگم صاحبہ

محلہ دارالبرکات غربی
پریذیڈنٹ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ انور
سکرٹری " امۃ الحمید بیگم صاحبہ

محلہ دارالسعۃ
پریذیڈنٹ محترمہ جنت بی بی صاحبہ
سکرٹری " ہاجرہ بیگم صاحبہ

محلہ دارالشکر
پریذیڈنٹ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ
سکرٹری محترمہ سراج بی بی اہلیہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب

محلہ قادر آباد
پریذیڈنٹ محترمہ سیدہ خیر النساء صاحبہ
سکرٹری " نصیرہ بیگم صاحبہ

محلہ مسجد فضل
پریذیڈنٹ محترمہ استانی سردار بیگم صاحبہ
سکرٹری " صفیہ بیگم صاحبہ

محلہ دارالفضل
پریذیڈنٹ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
سکرٹری محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ

حلقہ مسجد مبارک و اقصےٰ
پریذیڈنٹ محترمہ بھابی زینب صاحبہ
سکرٹری " سعیدہ عمر صاحبہ

محلہ دارالفتوح
پریذیڈنٹ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ
سکرٹری " امۃ اللطیف صاحبہ

محلہ دارالعلوم
پریذیڈنٹ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ
سکرٹری " سردار بیگم صاحبہ

مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ

تیراکی کے مقابلہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علم کی شاندار کامیابی

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پانچ طلباء پنجاب سوئمنگ چیمپین شپ میں حصہ لینے کے لئے ۱۸ رجون کو لاہور گئے۔ تیراکی کے یہ مقابلے اس دفعہ ۱۹-۲۰-۲۱ جون ۱۹۴۲ء کو میڈیکل کالج اور گورنمنٹ کالج کے تالاب میں ہوئے۔ ہمارے طلباء میں سے مصلح الدین جماعت ہشتم نے بارہ سال تک کے لڑکوں میں نہایت شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ ۵۰ میٹر الٹا تیرنے میں وہ اول رہا۔ اور پنجاب کے گذشتہ ریکارڈ کو توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اور اس طرح ۵۰ میٹر چھاتی کے زور پر تیرنے میں بھی اول رہ کر پنجاب میں نیا ریکارڈ قائم کیا۔ اس کے علاوہ ۵۰ میٹر سیدھا تیرنے میں بھی مصلح الدین اول رہا۔ دوسرے طلباء میں سے ناصر محمود جماعت ہشتم الٹا تیرنے میں سوئم رہا۔ اس دفعہ تمام قسم کے مقابلوں میں پنجاب کے گذشتہ ریکارڈ توڑے گئے۔ اور نئے قائم کئے۔ جن میں سے دو نئے ریکارڈ ہمارے سکول کے متذکرہ بالا طالب علم نے قائم کئے۔ گویا پنجاب کے تیراکی کے اعزازات کا پچیس فی صدی ہمارے سکول کے حصہ آیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کامیابی کو بہت سراہا گیا۔ خان بہادر میاں افضل حسین صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے اختتام پر سرٹیفکیٹ تقسیم کرتے ہوئے مصلح الدین کو دو ریکارڈ نئے قائم کرنے پر خصوصیت سے شاباش دی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں آئندہ مزید شاندار کامیابی کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جو فوقیت تیراکی میں ہمارے طلباء کو حاصل ہوئی ہے۔ ہمارے نوجوان نہ صرف اس کو برقرار رکھ سکیں۔ بلکہ اس میں مزید ترقی ہوتی رہے۔

خاکسار عبدالقادر ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

احباب سے ایک ضروری درخواست

الفضل مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ رجون میں اُن احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن میں سے بعض کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اور بعض کا ۲۰ رجولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو خود بخود چندہ ارسال فرما دیا کرتے ہیں۔ ہم تمام احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ رجون تک چندہ ارسال فرما دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ سال کا یکمشت چندہ ادا ہو جائے جو احباب اس تاریخ تک چندہ ارسال نہ فرمائیں گے۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیں گے۔ ان کی خدمت میں یکم جولائی کو وی۔ پی ارسال ہونگے۔

منیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ جون۔ آج طبروق کے سقوط کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ وہاں کے مفصل حالات کا ابھی علم نہیں ہوا۔ مگر خیال ہے کہ جرمنوں نے کافی قیدی بنائے ہوں گے۔ تاہم ان کا یہ دعویٰ مبالغہ آمیز ہے کہ قیدیوں کی تعداد ۲۵ ہزار ہے۔ طبروق کی انگلستان جنوبی افریقہ اور ہندوستان کے سپاہیوں پر مشتمل تھی۔

قاہرہ ۲۲ جون۔ برطانی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل فورٹ کیپوزو سے بارہ میل شمال مغرب میں سیدی عزیز کے قریب جرمن فوج سے اتحادی فوج کا تصادم ہوا۔ یہ مقام مصری سرحد سے صرف بارہ میل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہتھیار ڈالنے سے قبل طبروق کی فوج نے تمام استحکامات فوجی سامان اور بارود وغیرہ کے ذخائر تباہ کر دیئے تھے۔ چار جہاز سامان جنگ لیکر نکل بھی گئے تھے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ طبروق کے سقوط کیوجہ سے ممبران پارلیمنٹ میں بہت اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ اور اسے بہت بڑا نقصان خیال کیا جاتا ہے۔ اکثر ممبر آئندہ ایسے امید افزا بیانات سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جن کا انجام ناکامی ہو۔ برطانی پریس نے مطالبہ کیا ہے کہ وسط مشرق کی ہائی کمانڈ کے غلط اندازوں اور غلطیوں کے متعلق تحقیقات کرائی جائے اور اگر ضرورت ہو تو ہائی کمانڈ کو بدل دیا جائے۔ بعض ممبروں کا خیال ہے کہ نئے آدمی اور نئے طریقے ہی جرمن کامیابیوں کا صحیح جواب ہو سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں خلیج سبسٹاپول کے شمال میں جا پہنچی ہیں۔ دشمن نے شہر کی بیرونی قلعہ بندیوں میں شگاف کر دیئے ہیں۔ شمال میں ابھی پیش قدمی کر رہا ہے۔ جرمن فوج کا کمانڈر ایک روسی بم سے بال بال بچ گیا۔ جو اسکی کار کے پاس پھٹا جس سے اس کا ڈرائیور اور ایک فوجی رفیق ہلاک ہو گئے۔ جنوب میں سوویٹ فوج نے بھی کچھ پیشقدمی کی ہے۔ اسوقت محوریوں کے بیس ڈویژن کریمیا میں لڑ رہے ہیں۔ جن میں سے آٹھ رومانوی ہیں۔ روسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے انہیں سے سات ڈویژن یعنی پانچ جرمن اور دو رومانوی تباہ کر دیئے ہیں۔ خارکوف کی جنگ اسوقت مدھم پڑی ہوئی ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر جرمنوں نے پینترا بدلا ہے اور اب وہ روسی فوجوں کو محصور کرنے کی کوشش میں ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ رومانیہ کے ڈکٹیٹر مارشل انٹانسکو نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ سال روس کے ساتھ جنگ میں ۱۵۷۰۰۰ رومانی سپاہی ہلاک مجروح یا گرفتار ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن کریٹ میں بھاری تعداد میں ہوائی جہاز جمع کر رہے ہیں اور ہوائی اڈوں کو وسعت دے رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ نائب وزیر اعظم پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں طبروق کے بارہ میں اہم اعلان کرینگے۔ گو اس واقعہ پر بحث مسٹر چرچل کی واپسی پر ہو سکیگی۔ برطانوی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ مسٹر چرچل کو امریکہ سے فوراً واپس آنا چاہیئے اور لیبیا کی جنگ کے واقعات پارلیمنٹ کے سامنے رکھنے چاہئیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ چنکنگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی ہندوستان پر حملہ کی سکیم بنا رہے ہیں۔ برما میں جاپانی فوج اس سے بہت زیادہ ہے جتنی کہ قبضہ رکھنے کیلئے ضروری ہے۔ بہترین مشینی دستے ہندچینی میں اتر آئے ہیں۔

دہلی ۲۲ جون۔ آج کے سرکاری گزٹ میں ان نئے اختیارات کا اعلان کیا ہے جو ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سیاسی جماعتوں کے متعلق حکومت ہند نے حاصل کئے ہیں۔ چنانچہ ان کے ماتحت آل انڈیا فارورڈ بلاک کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ اور اسکی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ حکومت کو یقین ہو چکا ہے کہ اسکی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جنہوں نے دشمن ممالک کے ساتھ ساز باز کر رکھی ہے۔ مسٹر ایچ۔ وی۔ کامتھ سیکرٹری آل انڈیا فارورڈ بلاک کو بمبئی میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لاہور ۲۲ جون۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ کالکا اور ٹکسال کے درمیان ریل موٹر پر حملہ آوروں کو جو شخص گرفتار کرائیگا۔ اسے دس ہزار روپیہ نقد اور پانچ مربعہ زمین بطور انعام دیجائیگی۔ معلوم ہوا ہے کہ حملہ آور نقاب پوش تھے۔ مجروحین میں سے ایک اور چل بسا ہے۔

لاہور ۲۲ جون۔ آریہ اخبار پرکاش پر ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت جو مقدمہ چلایا گیا ہے۔ حکومت کے حکم سے اسکی سماعت بند کمرہ میں ہوگی۔

کراچی ۲۲ جون۔ سندھ گورنمنٹ نے نوابشاہ اور سانگھڑ کے علاقوں کے دو ہزار مسلمانوں کو حر قرار دیدیا ہے۔ اب ان کے ساتھ حروں سے متعلقہ خاص ایکٹ کے ماتحت سلوک کیا جائے گا۔

لاہور ۲۲ جون۔ گورنر پنجاب نے حکم دیا ہے کہ یکم سے ۴ جولائی تک روشنی پر پابندی اور چلنے پھوڑنے کے متعلق قواعد پر عملدرآمد کیا جائیگا۔

دہلی ۲۲ جون۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز میں اس طرح ترمیم کر دی گئی ہے کہ اگر حکومت ہند یا کوئی صوبجاتی حکومت چاہے تو کسی علاقہ میں کسی خاص قسم کی عمارت کی تعمیر روک سکتی ہے۔ بلکہ کسی موجودہ عمارت میں ردوبدل کی بھی ممانعت کر سکتی ہے۔ یہ ترمیم صوبائی حکومتوں کے مشورہ سے کی گئی ہے۔

نیویارک ۲۲ جون۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں کا اندازہ ہے کہ جنگ کے آغاز سے جاپان کے ۲۹۲ جہاز بحر الکاہل میں غرق کئے جا چکے ہیں۔ جن میں ایک جنگی جہاز۔ چار طیارہ بردار۔ ۱۸ کروزر۔ ۲۶ تباہ کن۔ ۲۷ آبدوزیں۔ ۸۲ مال بردار اور ۶۵ تجارتی جہاز تھے۔ ۱۳ سرنگیں صاف کرنے والے اور ایک آبدوزوں کو تباہ کرنے والا جہاز بھی ڈبویا جا چکا ہے۔

واشنگٹن ۲۲ جون۔ بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی جزائر الیوشن کے جزیرہ کسکا پر قبضہ کر رہے ہیں۔ امریکن بم باروں نے کسکا کی بندرگاہ میں ایک جاپانی کروزر پر بم برسائے اور ایک مال بردار جہاز کو غرق کر دیا۔

لاہور ۲۲ جون۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ مسٹر فضل الحق کا نئی مسلم لیگ بنانا افسوسناک ہے اور انہوں نے ایسا کرنے میں غلطی کی ہے۔

لائلپور ۲۲ جون۔ مقامی پولیس نے آج ایک رپورٹ کی بنا پر تین تاجروں کو اسلئے گرفتار کر لیا کہ انہوں نے گاہکوں کو کھانڈ دینے سے انکار کیا تھا۔

لائلپور ۲۲ جون۔ آنریبل سر چھوٹو رام صاحب نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب گورنمنٹ جنگ کے دوران میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگائیگی۔ اگر موجودہ قوانین میں کوئی نقص معلوم ہوا تو فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے بعد ان میں مناسب ترمیم کر دی جائے گی۔

بمبئی ۲۲ جون۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا کہ میں خوش ہوں کہ آخر کار وہ نقاب جو گاندھی جی نے ۲۲ سال سے اوڑھ رکھا تھا خود ہی اتار دیا اور صاف کہدیا کہ ہندو مسلمانوں کے تنازعات کا فیصلہ ہندوستان کی آزادی کے حصول کے بعد ہو سکتا ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ بٹاویہ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ کینیڈا کے ایک جزیرہ وینکوور پر کل ایک جاپانی آبدوز نے حملہ کیا۔ کینیڈا کے وزیر ڈیفنس نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے۔

ٹوکیو ۲۲ جون۔ جاپانی سفیر مقیم ماسکو نے کل روسی وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

واشنگٹن ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یورپ میں ہٹلر کے لئے دوسرا محاذ جنگ پیدا کرنے کیلئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ کینیڈا کی سمندر پار کی افواج کے کمانڈر انچیف میجر جنرل سی۔ ایل۔ فائن کو اتحادی فوجوں کی سپریم کمانڈ سپرد کئے جانے کی سکیم ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل رات ایک جاپانی آبدوز نے اراگان (امریکہ کے مغربی ساحل کا ایک مقام) پر گولہ باری کی۔ اسی طرح جزیرہ وینکوور پر بھی گولے برسائے گئے۔ ان دونوں میں دو سو میل کا فاصلہ ہے۔

قاہرہ ۲۲ جون۔ آج جرمن طیاروں نے سیدی برانی کے قریب مصر کی سرحد پر بمباری کی جس سے کچھ نقصان ہوا۔ اتحادی طیاروں نے بھی دشمن کے اڈوں پر حملے کئے۔

سٹاک ہالم ۲۲ جون۔ جرمنوں نے خلیج فن لینڈ کے دہانہ پر جو سرنگیں اور جال بچھا رکھے تھے۔ ایک روسی آبدوز انہیں توڑ کر بحیرۂ بالٹک میں داخل ہو گئی اور جرمن جہازوں پر حملے کئے۔ ان حملوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فن لینڈ اور جرمنی کے درمیان جہازوں کی آمد و رفت بالکل مسدود ہو گئی ہے۔

سٹاک ہالم ۲۲ جون۔ جرمنوں کیطرف سے ناروے کے ساحل پر حملہ آور فوج کو روکنے کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں اور فوجیں مشقیں کر رہی ہیں۔ ساحلی علاقہ سے غیر مصافی آبادی کو دوسرے مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ ۲۲ جون۔ کل شہر کے مختلف حصوں میں اکا دکا حملوں کی وارداتیں ہوتی رہیں۔ چار افراد ہلاک اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ رات کے دو بجے سے صبح کے سات بجے تک کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۲ جون۔ محاذ خارکوف کے ایک مقام پر ٹینکوں کی ایک بڑی لڑائی ہوئی۔ جسمیں ۴۰ جرمن ٹینک تباہ ہو گئے اور پانچسو سپاہی ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے مغربی یورپ اور لیبیا میں اپنی ہوائی طاقت کی از سر نو تنظیم کر لی ہے۔ اس وقت روس میں دو ہزار۔ ناروے سے لیکر فرانس تک ۱۱۰۰ اور بحیرۂ روم و لیبیا کے محاذ پر بارہ سو ہوائی جہاز رکھے گئے ہیں۔ اس سے مغربی صحرا میں جرمن بمباروں کا پلہ بھاری ہو گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی۔